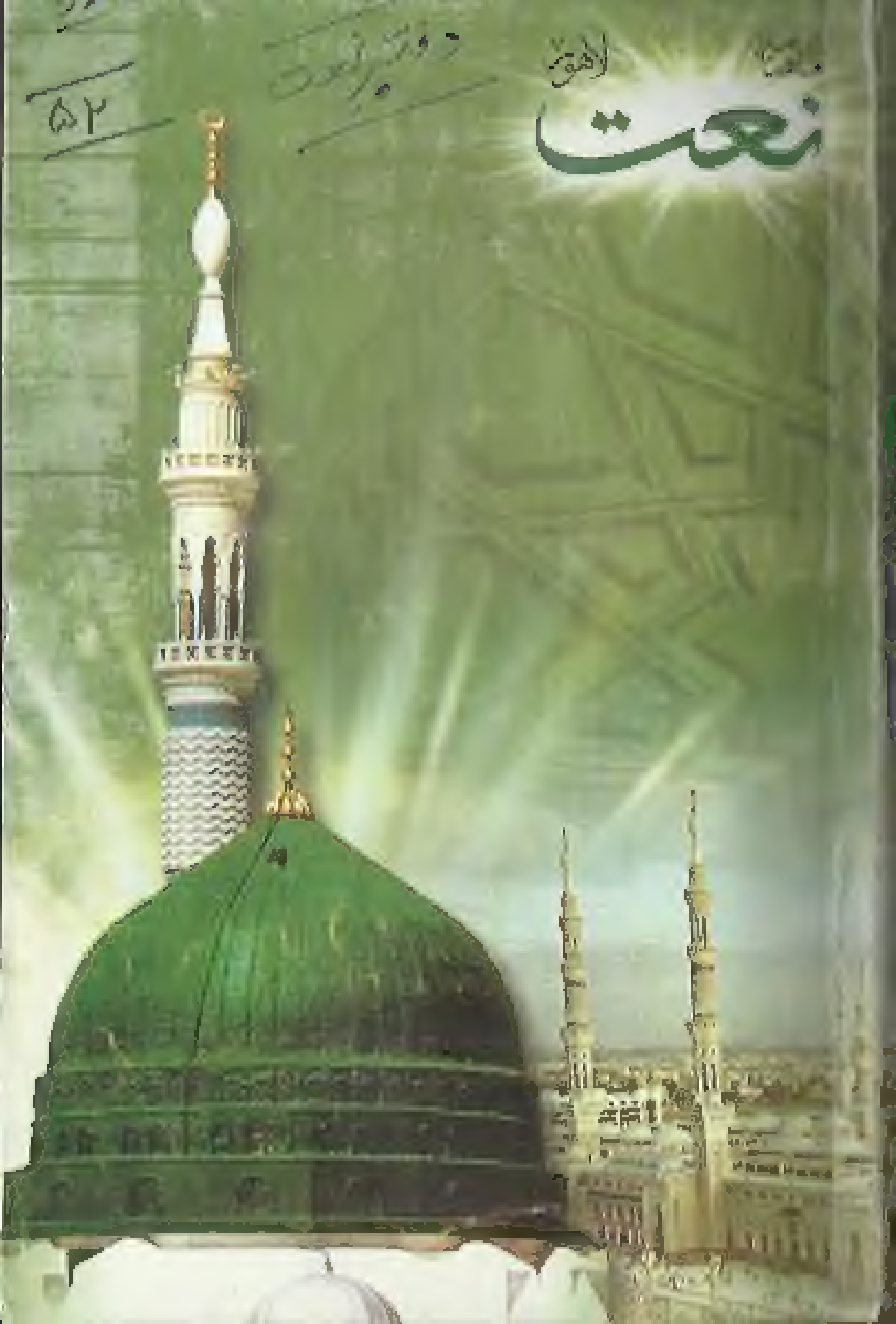
لاہور
نعت
۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 23 واں سال

راجا غلام محمد (صدر ادارہ طالبِ اعظم) کی یاد میں جاری شدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 23 — جون 2010 — شمارہ 6

دفترِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود — ایوانِ نعت

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس — فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

قیمت:
15 روپے
200 روپے
200
100

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463884

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، شاداب کالونی، ملتان روڈ، لاہور (پاکستان) — پوسٹ کوڈ 54500

e.mail: madnigraphics@hotmail.com

محکمۂ احتسابِ حشر

کے نگرانِ اعلیٰ

"بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" {صلی اللہ علیہ وسلم}

کے نام

شاعرِ نعت کی اُردو نعتوں کا 52 واں مجموعہ

دفترِ نعت

راجا رشید محمود

ناشر:
مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

۲۶ سبب نعت مرا ہیں نعرہِ تعجب کیا
جو اس کے رنج ہوئے کالعدم تعجب کیا ۴۰
۲۷ جو میرے ہاتھ میں الفت کی ایک ریکھا تھی
اُسوۂ لطفِ نبی ﷺ دل میں اس سے پیدا تھی ۴۱
۲۸ نبی ﷺ کے ذکر میں کر لے جو التزامِ وفا
سرِ کشور وہ پاسکے گا احترامِ وفا ۴۲
۲۹ رب و حبیب ﷺ میں شب کا رابطہ ہے دیدنی
قرب کی قوسوں سے بنتا دائرہ ہے دیدنی ۴۳،۴۴
۳۰ قربِ قوسین رہا جشنِ طرب کی رونق
عرش پہ آج بھی قائم ہے رجب کی رونق ۴۵
۳۱ ہجرِ نبی ﷺ میں گزرا حال
دکھ سارے تھے خواب خیال ۴۶
۳۲ ساتھ تھا اپنے جو نیت کا خلوص
یوں ملا آقا ﷺ کی مدحت کا خلوص ۴۷،۴۸
۳۳ محبوبِ کبریا ﷺ کی اطاعت ہے نام کو
یوں آپ سے ہے جتنی محبت ہے نام کو ۴۹
۳۴ جب ساتھ دے رہا ہے مقدر تو غم نہیں
رحمت جو ہے نبی ﷺ کی میسر تو غم نہیں ۵۰
۳۵ تو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں رہے فال نیک ہے
تیرے لیے خدا یہ کرے فال نیک ہے ۵۱
۳۶ جاں وارنے کی آن پہ جو خواہش شدید ہے
قفلِ بہشت کی بھی واحد کلید ہے ۵۲
۳۷ نبی ﷺ کی تھی مرضی محروم عبادت
خدا نے ہمیں دی محروم عبادت ۵۳
۳۸ وجودِ رب کی خبر اور کوئی کیا دیتا
سوائے خیرِ بشر ﷺ اور کوئی کیا دیتا ۵۴

۳۹ میں پرچھایا ہوں طیبہ سے دور آ کر
دکھوں نے کیا مجھ کو محصور آ کر ۵۵
۴۰ ہوئے جو دُنیا میں رسوا تو کچھ نہیں پروا
حضور ﷺ اپنے ہیں آقا تو کچھ نہیں پروا ۵۶
۴۱ گھر نبی ﷺ کا خدا کا گھر جانا
ہم نے یہ نعت کا ثمر جانا ۵۷،۵۸
۴۲ ناعت پا سکتے ہیں ضرور؟ ناممکن ہے
دوزخ کو ہو ان کا گزر ناممکن ہے ۵۹
۴۳ بچے طیبہ ہی رہے اس کی حقیقی پرواز
فکر کو اس کی عطا کر دستِ الٰہی پرواز ۶۰
۴۴ نورِ عشق دل رہا گنبد ہرا اپنے لیے
ہے مناسب تر یہی آب و ہوا اپنے لیے ۶۱
۴۵ عرفانِ رب ہے سرورِ عالم ﷺ کی معرفت
یہ مان لیجیے ہی میں ہے اپنی تو عافیت ۶۲
۴۶ میں مدح گوئے سرورِ ہر دو جہاں ﷺ رہا
جذبہ یہی تو ہے جو ہمیشہ جواں رہا ۶۳
۴۷ ہو نہ جس میں حبِ آقا ﷺ وہ گھڑی کس کام کی
شہرِ طیبہ ہی نہ ہو تو پھر خوشی کس کام کی ۶۴
۴۸ وہ جس نے سرورِ کونین ﷺ سے رکھی اُمید
عطائے رب سے ہے اس کی بندھی ہوئی اُمید ۶۵
۴۹ بندے خدا کے کچھ تو ذکاوت سے کام لے
اسمِ حبیبِ خالقِ کل ﷺ صبح و شام لے ۶۶
۵۰ گردنیں ہیں خدا سب کی جھکانے والے
غم دُنیا سے پیمبر ﷺ ہیں چھڑانے والے ۶۷
۵۱ در نبی ﷺ کا ہے آستانِ کرم
دیکھو طیبہ میں عنوانِ کرم ۶۸

۵۲ ایسا محبوب کو داور نے بنا کر رحمت
کام آئے گی نبی ﷺ کی سرِ محشر رحمت ۶۹
۵۳ خلدِ بریں کو شان سے اہلِ ولا گئے
پڑھتے ہوئے حضور ﷺ کی مدح و ثنا گئے ۷۰
۵۴ دل میں اک شمعِ عقیدت کو فروزاں کر کے
نعت لکھتا ہوں میں تحمید کو عنواں کر کے ۷۱
۵۵ اسوۂ آقا ﷺ کو اپناؤ تو اچھا ہے بھی
حسنِ دنیا ہے یہی اور حسنِ عقبیٰ ہے بھی ۷۲،۷۳
۵۶ جو کاروانِ مدحِ نبی ﷺ سے بچھڑ گیا
قسمت کا اس کی گویا گلستاں اجڑ گیا ۷۴
۵۷ جب عرش و لامکاں کی طرف کو اٹھا دیے
موسیٰ تو دو قدم بھی نہ چل پائے ٹوک دیے ۷۵
۵۸ نبی ﷺ سے اُنس کے سانچے میں جو انسان ڈھلے ہیں
وہی ہیں احتسابِ حشر سے جو بچ نکلے ہیں ۷۶
۵۹ رب جو معطی ہے سب کا داتا ہے
در نبی ﷺ کا ہمیں دکھاتا ہے ۷۷
۶۰ مشکل پڑے تو کیوں نہ میں نامِ حضور ﷺ لوں
عاصی جو ہوں تو ہادیِ سرکار ﷺ بھی تو ہوں ۷۸
۶۱ دیکھا جسے سرکار ﷺ نے رحمت کی نظر سے
خدشہ نہیں اس شخص کو عقبیٰ کے خطر سے ۷۹
۶۲ ذہن میں ذکرِ پیمبر ﷺ کا خزانہ چاہیے
مدحتِ سرکار ﷺ کا لب پہ ترانہ چاہیے ۸۰
۶۳ آقا ﷺ! گناہوں سے ہوں میں زیبائے درد و غم
سر پہ ہے دھوپ پاؤں میں صحرائے درد و غم ۸۱

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر جھانک سکے کوئی گریبان نظر میں
ہے وہ مدینہ مرے ارمان نظر میں

پائے ہیں مفاہیم احادیث پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہے رنگِ سحر میرے شبستان نظر میں

کندہ ہے مری چشمِ تصوّر پہ مدینہ
چلتا ہے لہو اس طرح شریان نظر میں

کعبے میں بھی جلوے نظر آئے ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
وہ معرفتیں پائی ہیں عرفان نظر میں

قرآن میں توصیفِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھو تو لوگو!
گلزار کھلے پاؤ گے اُنجان نظر میں

ہے مدحتِ مقصودۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) ضروری
پہلا یہ سبق پایا دبستان نظر میں

انوار خدا اُس کی نگاہوں میں بسے ہیں
ہے نورِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے چراغان نظر میں

جب نعت سرا پاؤ گے محبوبؔ کے دل کو
حکمت کا اثر دیکھو گے دیوان نظر میں

❁❁❁❁❁

ٹیڑھا جو نہ بندے کا ہو اندر کا ترازو
سیدھا ہے تو ہے حُبِّ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ترازو

ان پہ جو قدم سیّد و سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آئے
ہے روشنی پیما شہ و اختر کا ترازو

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تو اپنے پرائے پہ ہے رحمت
اُن کا تو نظر آیا برابر کا ترازو

بھاری تو درود آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پڑے گا
اعمال کو تولے گا جو محشر کا ترازو

قدمین کی جانب سے وہ لاتا ہے سویرا
سیدھا نظر آیا شہِ خاور کا ترازو

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں دُنیا میں اقدار کی قیمت
لوگوں نے پکڑ رکھا ہے اب زر کا ترازو

وہ تولتا ہے نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسی پہ
ہے فنِ عروض اپنا سخنور کا ترازو

محمودؔ نے دیکھا ہے پئے نعتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منظر کا ترازو پسِ منظر کا ترازو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں نعت کہنے میں جو نیک نامیاں اپنی
خدا کرے کہ کریں دُور خامیاں اپنی

فقط نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نگاہِ کرم کے صدقے ہیں
ہیں حمد و نعت میں خوش التزامیاں اپنی

عمل تو کرتے نہیں حکم پہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
جو ہیں تو صرف ہیں لفظی غلامیاں اپنی

مقام جو ملا قربِ خدا میں حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
ہیں اس کے ذکر میں حیرت مقامیاں اپنی

زمیں پہ تھیں تو ہوئیں عرش و لامکاں پہ بھی
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھتے تھے خوش خرامیاں اپنی

کبھی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طاعت کی راہ پہ بھی چلیں
ہیں ذکرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تو خوش کلامیاں اپنی

نظامِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لانے ہمیں نہیں دیتیں
یہ ملک میں جو ہیں بدانتظامیاں اپنی

بہت رشیدؔ تری خوبیوں کا چرچا ہے
نہ اصل بھولنا لیکن ذرا میاں! اپنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) کا ایسا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
طیبہ کو تو جانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
الفت سے درود آقا و سرکار (ﷺ) پہ پڑھ کر
اک رنگ جمانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
ہم حامد و ناعت ہی رہیں حشر کے دن تک
یہ ایک اشارہ ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
سنتے ہی رہیں مدحت سرور (ﷺ) کے ترانے
یہ اچھا تو لگتا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
جاں حرمتِ آقا (ﷺ) کی حفاظت میں جو دے دیں
سودا تو یہ سستا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
جب تک نہیں ہم شہرِ پیمبر (ﷺ) میں پہنچتے
اک غم ہے جو کھانا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
دُنیا کو بھی کچھ وقت تو دینا ہی پڑے گا
لگتا تو یہ بے جا ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی
محمودؔ جو کی ہم نے ثنا خیرِ نبی (ﷺ) کی
اس میں تو خسارہ ہی ہے مجھ کو بھی، تجھے بھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطف و اکرام پیمبر (ﷺ) کی فراوانی کے ساتھ
شاعری ہے نعت کی، برکات قرآنی کے ساتھ
اک سکونِ قلب، اک فرحت بھی میرے ساتھ ہے
مَیں مدینے کو چلا ہوں نورِ ایمانی کے ساتھ
سرورِ کونین (ﷺ) کرتے ہیں رہائی کا سلوک
محبسِ جرم و خطا کے ایک زندانی کے ساتھ
چہرہ میرا بے سبب تو روشن و تاباں نہیں
خاک لے آیا ہوں طیبہ کی، مَیں پیشانی کے ساتھ
دیکھ کر مجھ پر کرم آقا (ﷺ) کا، دُنیا نے کہا
باقی و دائم کی شفقت ہستی فانی کے ساتھ؟
مجھ کو حیرت ہے کہ اچھے خاصے شاعر کس لیے
مدحِ خیرِ مصطفیٰ (ﷺ) کرتے ہیں نادانی کے ساتھ
اشتہاءِ لطف میں چلتا ہوں طیبہ کی طرف
یہ سفر ہوتا ہے میرا شرم کے پانی کے ساتھ
آسرا محمودؔ حاصل ہے مجھے سرکار (ﷺ) کا
مشکلیں سب حل ہوئی جاتی ہیں آسانی کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واشگاف کی رات ایسی ملاقات رات تھی
خالق کی ذات تھی یا پیمبر (ﷺ) کی ذات تھی

کعبے میں جب ظہور حبیب خدا (ﷺ) ہوا
تو ختم حکمرانی لات و منات تھی

حبِّ نبی (ﷺ) جو پائی تو میں نعت گو ہوا
میں صاحبِ نصاب تھا اور یہ زکوٰۃ تھی

جس کو ملی تحفظِ ناموسِ پاک میں
وجہِ حیاتِ دائمی اُس کی ممات تھی

جب جا رہے تھے قصرِ کسریٰ کی طرف حضور (ﷺ)
زیرِ قدومِ پاک نبی (ﷺ) کائنات تھی

دُنیا میں ہم تھے ساتھ درودِ حضور (ﷺ) کے
عادت یہی تو تھی کہ جو وجہِ نجات تھی

منکرؔ نکیرؔ آئے اور واپس چلے گئے
لب پر جو میرے سرورِ عالم (ﷺ) کی بات تھی

محوِ کمالِ درودِ پیمبر (ﷺ) مُواجہہ
جس کا ہدف تھا دل، یہ وہی واردات تھی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انگلیوں پر میری رقصاں میری حسن لامسہ
کب ہے اُس چوکھٹ کے شایاں میری حسِ لامسہ

اپنی پیشانی جو محرابِ تہجد سے لگی
پا گئی کعبے کا عرفاں میری حسِ لامسہ

مسجدِ آقا (ﷺ) کی دیواروں کو چھو کر ہو گئی
آپ (ﷺ) کی ممنونِ احساں میری حسِ لامسہ

"اسطوانہ عائشہؓ" دیکھا تو آنکھوں نے مگر
رکھتی ہے چھونے کا ارماں میری حسِ لامسہ

بجرِ روضہ، بجرِ ناقہ پر گیا تو ساتھ تھی
غسل کر لینے کی خواہاں میری حسِ لامسہ

مَس ہوئی ہے بارہا قدمین کے قالین سے
حشر تک ہے عطر افشاں میری حسِ لامسہ

اُجڑا دیکھا باغ جو سلمانؓ کا تو ہو گئی
ششدر و حیران، پریشاں میری حسِ لامسہ

چہرۂ آقا و مولائے جہاں (ﷺ) کے سامنے
ہے سُوءِ ظن زیرِ فرماں میری حسِّ لامسہ
چوبداروں کی پکاروں نے پریشاں کر دیا
کیں پریشاں اور پریشاں میری حسِّ لامسہ
میں گیا جبلِ احد تو وصل ساماں ہو گئی
پہلے جو تھی ہجر ساماں میری حسِّ لامسہ
نقشِ تصویری کے قدم کا ایک پتھر پہ ملا
ہو گئی جس سے فروزاں میری حسِّ لامسہ
ہو ہی جائے گی کبھی فضلِ خدائے پاک سے
قبّۂ آقا (ﷺ) پہ قرباں میری حسِّ لامسہ
آج تک ہوتی نہیں پائی کسی انسان نے
جالیوں کو گرمِ جولاں میری حسِّ لامسہ
مطمئن غارِ حرا کے لمس سے جو ہو گئی
ہے وہی محمودؔ ہاں ہاں! میری حسِّ لامسہ

....

ظلمِ ماحول سے تاراج ہیں دل اور دماغ
لطفِ سرکار (ﷺ) کے محتاج ہیں دل اور دماغ

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ آقا (ﷺ) جو میری سوچ کا محور رہا
خامہ مصروفِ مدیحِ سیّد و سرور (ﷺ) رہا
ان سے بہتر ان سے بڑھ کر کوئی دُنیا میں کہاں
سامنے اصحابؓ کے آخر رُخِ انور رہا
جب تلک آقا (ﷺ) نہ فرمائیں نظر اَلطاف کی
ہو گا زندانِ علائق سے کوئی کیونکر رہا
تھا ''قُریشم'' ابنِ مغیرہ بولہب بدبخت تھا
عاص بن وائل پہ حرفِ کبریا ''اَبتر'' رہا
وردِ ''صَلّی اللہ'' سے غافل نہ ہم اک پل رہے
یہ سبق ایسا تھا جو صبح و مسا ازبر رہا
کر کے عُمرہ کا چلا یوں تو میں پاکستان سے
راہ میں آنکھوں کے آگے مصطفیٰ (ﷺ) کا در رہا
ہو نہ کوئی لفظ شانِ پاکِ آقا (ﷺ) سے فرو
یوںؔ ہمہ اوقات دل میں کبریا کا ڈر رہا

آ گیا دل میں جو نہی اُن (ﷺ) کی شفاعت کا خیال
ایک لمحے کو نہ دل میں خدشۂ محشر رہا

بے نیازی مال سے سرکار (ﷺ) کے تھی سامنے
اس لیے میں فضلِ رب سے بے نیازِ زر رہا

زندگی جاوداں نے لے لیے اُس کے قدم
حفظِ ناموسِ رسول اللہ (ﷺ) میں جو سر رہا

ہر قدم آگے رہی رحمت مرے سرکار (ﷺ) کی
پیچھے پیچھے گو مرے اندوہ کا لشکر رہا

پا لیا اُس نے سکوں شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) میں
جن دنوں لاہور میں تھا میں؛ یہ دل مضطر رہا

جا رہے تھے وہ فلک کے ساتھ ہوئے لامکاں
زیرِ پائے مصطفیٰ (ﷺ) نورِ مہ و اختر رہا

جا رہا ہوں سن نوّاسی سے نبی (ﷺ) کے شہر کو
اس حوالے سے مرے پاؤں میں بھی چکر رہا

حشر میں بولے مَلک؛ محمودؔ شاعر ہے یہی
عمر بھر جو مدحتِ سرکار (ﷺ) کا خوگر رہا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جائے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں، دل کو اُجلائے وہاں
فضلِ پیغمبر (ﷺ) پہ، خوش بختی پہ اترائے وہاں

دست بستہ اور لب بستہ مدینے میں رہے
جب کوئی بندہ پہ لطفِ کبریا جائے وہاں

اُس نے نورِ کبریا شہرِ نبی (ﷺ) میں پا لیا
دیدے جس بندے کے وفورِ غم سے دھندلائے وہاں

ہیں عنایاتِ خدا وافر نبی (ﷺ) کے شہر میں
معصیت پہ اپنی بندہ جا کے شرمائے وہاں

طیبہ جائے تو مسلماں کی نظر نیچی رہے
اپنی آنکھوں کو لباسِ شرم پہنائے وہاں

ہم نے دیکھا ہے دیار و مسکنِ سرکار (ﷺ) میں
بندے کو لطف و عطائے آقا (ﷺ) اپنائے وہاں

جس جگہ انساں کو دنیا میں کوئی مشکل پڑے
نعرۂ اُس حبیبِ کبریا (ﷺ) گائے وہاں

جائے تو محمودؔ بندہ مصطفیٰ (ﷺ) کے شہر کو
اپنے دامن کو اگر پھیلائے؛ پھیلائے وہاں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کی کتاب ہے منشورِ آگہی
فرمودۂ حضور (ﷺ) ہے دستورِ آگہی
احکام پر نبی (ﷺ) کے نہ کیونکر چلے گا وہ
جس خوش نصیب کو ملا ہو نورِ آگہی
آقا (ﷺ) نے آ کے خوب سے عالم جگا دیا
پھونکا گیا جہاں کے ہے صورِ آگہی
جس کو نسبتِ آقا و مولا (ﷺ) سے عشق ہے
سمجھو کہ ہو گیا ہے وہ مخمورِ آگہی
دنیا نے سب و دنگل میں جو آئے حضورِ پاک (ﷺ)
عالم تمام ہو گیا مسرورِ آگہی
حکمت سے دور ہے جو مدینے سے دور ہے
ہجرِ مدینہ نے کیا مہجورِ آگہی
اہلِ ظواہر اس کو سوئے در سے چھپیں
حقیر ہے گویا زادۂ منصورِ آگہی
محمود جا ادب سے اور عاشق سے بات کر
شہرِ حضور (ﷺ) ہو گیا ہے طورِ آگہی

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غیرِ نبی (ﷺ) کا ذکر ہے ازبر نہ جانے کیوں
عقلوں پہ اپنی پڑ گئے پتھر نہ جانے کیوں
احکام پر عمل ہوا دوبھر نہ جانے کیوں
گم ہو گیا ہے حسنِ مقدّر نہ جانے کیوں
اسوۂ نبی (ﷺ) کا ہم نے فراموش کر دیا
ہیں دور پیروی سے برابر نہ جانے کیوں
سرکار (ﷺ)! دیکھیے امّت کا حال زار
ہر پستہ قد ہے آج قد آور نہ جانے کیوں
سرکار (ﷺ)! میرے مُلک کی حالت بھی تو ہے
رہزن ہیں اور نام ہے "رہبر" نہ جانے کیوں
سرکار (ﷺ)! بھائی بھائی کا قاتل ہے آج کل
ملّت کا حال ہو گیا ابتر نہ جانے کیوں
سرکار (ﷺ)! جن کو آپ کی سُنّت پہ ناز تھا
غارت گری کے آج ہیں خوگر نہ جانے کیوں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جینا ہو گیا دوبھر غریب کا
روزانہ دیکھتے ہیں یہ منظر نہ جانے کیوں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہلِ ثروت و مال و منصب کو
سرمایہ جاہ کا ہے فقط ڈر نہ جانے کیوں

وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو ہیں ظلم و دہشت میں نامور
جھکتے ہیں ان کے آگے بھی سر نہ جانے کیوں

بخشش میں، جتنے کی ہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُمتی
کردار کی پھٹی ہوئی چادر نہ جانے کیوں

کمال یہ ہیں اپنے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور پھر کہیں
ناراض ہم سے ہو گیا داور نہ جانے کیوں

محمود اب متوجہ کو دیکھتے ہوئے
ہوتی رہی ہے چشم مری تر نہ جانے کیوں

بجائے نعتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غزل نہیں ممکن
دماغ و دل میں ہمارے خلل نہیں ممکن
عمل حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام پہ نہ دل سے
کرو تو آج کرو، یہ تو کل نہیں ممکن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ رسولِ مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھا کر
وظیفہ یہی تو صبح و مسا کر

جو ہو نعت کہنے پہ دل تیرا مائل
درودِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے تو ابتدا کر

یہ اک واقعہ خاص محشر میں ہوگا
نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیں گے عاصیوں کو چھڑا کر

مدینے میں پہنچا تو گنبد کی جانب
کبھی میں نے دیکھا نہیں سر اٹھا کر

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محبت یا اُن کی عداوت
جہنم یا جنت میں تو فیصلہ کر

جو چاہے کہ الفت کرے تجھ سے مالک
تو جامِ محبتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیا کر

یہیں سے ملا ہے جسے کچھ ملا ہے
صدا در پہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تو صدا کر

سنی نعت مجھ سے تو مجھ کو ملا تک
مستند مغفرت کی چٹھے ہیں تھما کر
جو بخشش یقینی تجھے چاہیے ہے
تو تلقین شہرِ نبی (ﷺ) کی دعا کر
یہ تلقین کی ہے حبیبِ خدا (ﷺ) نے
بھلا ہو گا تیرا تُو سب کا بھلا کر
جو خالق کی "عزّ و مجلس" میں آنا چاہے
حبیبِ خدا کے جہاں (ﷺ) کا کہا کر
یہ نکتہ بتاتا ہوں تجھ کو مجرّب
مؤدب رہا کر مدینے میں آ کر
ترے گھر بھی آئیں گے سرکارِ والا (ﷺ)
درِ صدق و اخلاص و اُلفت کو وا کر
تمنا جو ہے تجھ کو اَلطافِ حق کی
تو محمودؔ تو مدحتِ مصطفیٰ (ﷺ) کر

جو جاتے ہیں نبی (ﷺ) سے دوری کا لوگوں کا زہر
پیتے ہو بخشوں پہ نازاں کیوں نہ ہو خالق کا قہر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کھولے جس وقت بھی ذہن انساں
نعت ہی میں کہے سخن انساں
حکمِ آقا (ﷺ) پہ چلنے والا ہے
ذات میں اپنی انجمن انساں
قالبِ خلد دوسرے کی خاطر
پہنے جنت کا پیرہن انساں
اس پہ جوش ہاں مظاہرِ فطرت
وہ جو نازش ہو فطرتاً انساں
دیکھتا ہے حضور (ﷺ) کی جانب
رنج آلودہ پُرمحن انساں
راہی راہِ آقا (ﷺ) تھا رہبر
ہٹ کے راہ سے ہے رہزنِ انساں
آپ سرکار (ﷺ) دیکھتے ہیں کہ ہے
پُرفتن عہد پُرفتن انساں
دین تیری ہے تجھ آقا (ﷺ)!
دے رہا ہے قرارِ تن انساں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں پر مدحِ آقا (ﷺ) میں جو خود بینی تراشی ہو
قیامت میں نہ کیوں ایسوں کا پھر اصلی تماشا ہو

نبی (ﷺ) کی بات ہو لیکن ہو سرنامہ ریاکاری
یہ کیا کہ منتشر ہو اچھا مگر سرقی تراش ہو

ذخیرہ ہو نہ مہنگائی منافع ہو نہ ناجائز
تجارت ہو نبی (ﷺ) جیسی نہ بازاری تماشا ہو

حرم ایسا ہے یہ جس میں ادب کی ہے بڑی یری
نہ طیبہ میں پہنچ کر اپنی بے تابی تماشا ہو

نہ ہم کر حیو بندی منفعت جوئی سے ہوں عاری
جو ہم دل سے کہیں نعتیں تو کیوں کوئی تراشا ہو

گر دل بھیگ جائے ذکرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پر
تو کیوں نعتِ نبی (ﷺ) کے نام پر سطحی تماشا ہو

نبی (ﷺ) کے اُمتی اک دوسرے کو قتل کرتے ہیں
خدا کے بندو! ایسا کس لیے خونی تماشا ہو

نبی (ﷺ) محمودؔ چھڑوا دیں مجھے اپنی شفاعت سے
مرے میزان خدا ناکردہ تفصیلی تماشا ہو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضمیرِ نبی (ﷺ) کی مدح سے میں منحرف رہا
لکھتا رہا جو نعت خدا ملتفت رہا

بچپن میں جو پڑھایا مجھے والدین نے
اُس قاعدے میں رعشہ رہا اور اُلفت رہا

تنہائی میں جو بیٹھ کر پڑھتا رہا درود
ہر ایک حرف واسطے سے وہ مختلف رہا

بے شک رہا وہ خالقِ کل کی نگاہ میں
جو نعت کی صفت سے کبھی متصف رہا

میزان پہ میری نیکیوں کا ہو گا اعتراف
آقا (ﷺ) کی عظمتوں کا جو تو معترف رہا

اُن کی پڑھیں حدیثیں جو زیرِ مطالعہ
لطفِ حضور (ﷺ) میری طرف منعطف رہا

گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی مگر
مسجد میں اُن کی قلب مرا معتکف رہا

محمودؔ کے قلم پہ رہی مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
اِس پہ جو کوئی راز نہاں منکشف رہا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"صَلُّوا عَلَی الرَّسُولِ" کے صیغوں کی چاندنی
در پر حضور (ﷺ) کے ہے یہ سجدوں کی چاندنی
ضَو ریز و دل نواز تھی پردوں کی چاندنی
اُن میں تھی "دُنیٰ ہیتی" شاروں کی چاندنی
جس سے نگاہ طلعتوں سے آشنا ہوئی
ہے خاکِ شہرِ پاک کے ذرّوں کی چاندنی
پُرنور کر رہی ہے مری جان و روح کو
حُبِّ رسولِ پاک (ﷺ) کے جذبوں کی چاندنی
طیبہ کو چل پڑو تو رہیں گی تمھارے ساتھ
منزل کی ضَو فروزیاں رستوں کی چاندنی
قُبّہ کے آگے دیکھا قمر باادب کھڑا
صدیوں پہ تھی محیط یہ لمحوں کی چاندنی
مجذوب دیکھیں گے جو چوکھٹ حضور (ﷺ) کی
در پر بکھیر دیں گے وہ بوسوں کی چاندنی
پائیں گے ہم شفاعتِ آقا (ﷺ) سرِ نشور
سایہ فگن سروں پہ ہے وعدوں کی چاندنی
محمودؔ شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) کے طفیل
نظروں کی چاندنی ہے نظاروں کی چاندنی

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں میں جو یہ روشنی سی اک تنی گئی ہے
یہ سب عطائے خاص ہے تو نبیؐ (ﷺ) کی ہے
ہیں ہیچ جس کے سامنے ساری بلندیاں
رب کو لگن حبیبِ خدا (ﷺ) کی گلی کی ہے
جس پر نگاہِ رحمتِ للعالمین (ﷺ) پڑی
وقعت نگاہِ رب میں اُسی آدمی کی ہے
جس سے فنا و خودی کے ہوں مقامات نور د
حاجت ہماری روح کو اُس روشنی کی ہے
رب تو مجھے حضور (ﷺ) کے قدموں میں لے چلو
معصوم ہو رہا ہے گھڑی جب گئی کی ہے
جو ہے پسندِ خاطرِ محبوبِ ذوالجلال (ﷺ)
طیبہ میں تو ضرورت اسی عاجزی کی ہے
باتیں بہت سنوں پہ ہیں حُبِّ حضور (ﷺ) کی
لیکن جو اصل بات ہے وہ پیروی کی ہے
محمودؔ ہم ہوں رحمتِ سرکار (ﷺ) کا ہدف
لیکن ضرورت اس کے لیے راستی کی ہے

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری آنکھوں میں پاؤ سرورِ کل ﷺ کا شہر ہوتا
کبھی حسن تیرا کھلتا کبھی تیرا ہنر ہوتا
جہنم کا کسی انسان کے دل میں جو ڈر ہوتا
تو پھر چوکھٹ پہ محبوبِ خدا ﷺ کی اُس کا سر ہوتا
اسے مل جاتی منزل خالقِ کل کی عنایت کی
رہِ حبِ رسولِ پاک ﷺ سے جس کا گزر ہوتا
درِ رحمت پہ تجھ کو لازماً سرکار ﷺ ہوتے
جو تیرا ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں دیدہ تر ہوتا
خدا بندے سے فرماتا محبت خود خدا ہو کر
جو بندے پر نبی ﷺ کی پیروی کا کچھ اثر ہوتا
محل اخلاص کا بنتا پیمبر ﷺ کی محبت سے
کبھی رہتا جو اس سے دل بنا شیشہ کھنڈر ہوتا
اُدھر کے سارے بندے سوئے جنت جا رہے ہوتے
اشارہ چشمِ رحمت کا پیمبر ﷺ کی جدھر ہوتا
سب وہ دل شاغلِ "صلِّ علیٰ" محمود ہو جاتے
تو گویا ہر قدم اپنا صراطِ راست پہ ہوتا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایت حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کے جو پاؤ!
عقیدت نذر کی صورت میں پیشِ مصطفیٰ ﷺ دو!
کریں آنسو کہیں سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ چھڑکاؤ
وہیں پہ منتقل ہو جائیں گے عصیاں کے سب گھاؤ
درِ آقا ﷺ پہ پہنچتا ہے مجھ کو جب مرا چاؤ
مرے جذبات کی موجوں میں آ جاتا ہے ٹھہراؤ
پہنچ جاؤ اگر قدمینِ آقا ﷺ میں تمنّاؤ!
تو پھر حبِ نبی ﷺ کی دھن پہ میرا قلب دھڑکاؤ
صداقت لیڈری کرتے تو ہیں انساں کا گھیراؤ
مگر کہتے ہوئے نعتِ پیمبر ﷺ تم نہ ہکلاؤ
ذخیرہ ساتھ جو "صلِّ علیٰ" کا حشر میں لاؤ
تمہارے ساتھ فرمائیں ملک عزّت کا برتاؤ
محبوبِ خالقِ عالم نہ کیونکر سارے سجدے ہوں
پہنچ تو جاؤ قدمینِ پیمبر ﷺ میں جبیں ساؤ

ہمیں رستہ دکھایا ہے مسلمانوں کو خالق نے
جہاں میں حسنِ اخلاقِ رسولِ پاک (ﷺ) پھیلاؤ
ہو حسن کے پاسبان پر اسمِ سرکارِ جہاں (ﷺ) لکھو
کبھی دیکھی نہیں ڈوبے کسی پانی میں وہ ناؤ
نمونہ ہے ہمارے واسطے سرکار (ﷺ) کا اُسوہ
جہاں تک ہو سکے سرکار (ﷺ) کی عادت اپناؤ
بھلا ہو جسے محمودؔ آقا (ﷺ) کی عنایت پر
نہ چل سکتا ہے اُس انسان پہ ابلیس کا داؤ

رکھ یقین آقا (ﷺ) کی شفاعت پر
قرب سے بچنے مت قیاس گزار
یادِ آقا (ﷺ) میں تو صد خوش رہ
زندگی یوں مت اداس گزار
بندۂ مصطفیٰ (ﷺ) ہوں اپل پہ سے
یا خدا! مجھ کو بے ہراس گزار
پاسِ جنت البقیع طیبہ کی
ہے یہ محمودؔ التماس گزار

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میں پائی جو شگفت کوئی
کام آئی آپ (ﷺ) کی سنت کوئی
جس میں سرور (ﷺ) کا نہ ذکرِ پاک ہو
ایسی ہم نے دیکھی کب آیت کوئی
ٹل گئی ذکرِ پیمبر (ﷺ) کے طفیل
جب بھی سر پر آ گئی آفت کوئی
ہو نہ جو ممنونِ احسانِ نبی (ﷺ)
ہے کہاں وہ مظہرِ فطرت کوئی
مانتے ہیں گزارشِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہو تو ہو زاری کوئی وحشت کوئی
جو نہ مانے وہ کہاں کا اُمتی
حکم فرمائیں جسے حضرت (ﷺ) کوئی
حاضری طیبہ کی فضلِ رب سے ہے
راہ میں آیا نہیں پربت کوئی

چاہا ربّا عزّوجلّ حُبِّ نبی (ﷺ)
اس سے بڑھ کر تو نہیں دولت کوئی

"یومِ دِیْن" کے نہیں مصداق جو
کیسے پائیں رب کی وہ رحمت کوئی

ہو نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) رائج یہاں
چاہیے اِس کے ہے حکمت کوئی

عرضداشت پی تھی قُربِ مصطفیٰ (ﷺ)
باقی رہ پائی کہاں حسرت کوئی

نام جب مشکل میں آقا (ﷺ) کا لیا
پھر کہاں پائی گئی دِقّت کوئی

بھیج طیبہ میں مجھے یا کبریا!
ہو پہنچنے کی وہاں صورت کوئی

مادح و ناعت نہ ہو محمودؔ تو
اس کی کیا حیثیت و وقعت کوئی

دل میں سنتا ہے حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کا شہر
ہو رہی ہے رحمتِ سرور (ﷺ) سے گھر میں ہر پہر

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قبرِ سرکار (ﷺ) کا جب سے نظارہ کر لیا
ہر غم و اندوہ کا ہم نے مداوا کر لیا

نورِ محبوبِ خدا نے لم یزل (ﷺ) کے ذکر سے
دل کے اندھیروں میں اختر نے اُجالا کر لیا

لگتا ہے اِذنِ حضوری دے دیا سرکا (ﷺ) نے
طیبہ جانے کا جُونہی ہم نے ارادہ کر لیا

خلقِ دُنیا میں کہیں بے نظر آیا نہیں
جو تھے بیگانے انھیں آقا (ﷺ) نے اپنا کر لیا

ہم سا بھی سیوا کسی نے دور دیکھا ہے کہیں
دیکھ کر شہرِ نبی (ﷺ) دیدوں کو بینا کر لیا

کر کے اہلِ بیتؓ کی اصحابؓ کی مدح بیاں
اک تعلق ہم نے بھی آقا (ﷺ) سے پیدا کر لیا

نعت کے دیوان تو ہوں گے لکھنے پہ بتا
کیا مگر نعتِ رسولِ حق (ﷺ) کا پورا کر لیا؟

ورد "صَلّی اللہ" کو بنا لیا محمودؔ نے
اس طرح ذہن کو بھی ہم رو عقبیٰ کر لیا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احسان مجھ پہ میرے پیمبر (ﷺ) کا ہے بڑا
جو کچھ کہا ہے نعت میں میں نے بجا کہا
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" مری زندگی ہوا
کرتا ہوں اس طرح سے ہی میں تجھ بحق
کہتے حضور زمرہ کی نعت مصطفیٰ (ﷺ)
یہ ہے ترمہ حضور (ﷺ) کا کیا فہم کیا دکا
ماں و مثال سے نہیں نعتوں کا واسطہ
پاؤں گا میں بقیع میں تدفین کا صلہ
خدشہ سرِ نشور ترازو کا مجھ کو کیا
ہوتا ہے جب حضور (ﷺ) کے تیور پہ فیصلہ
مدحِ نبی (ﷺ) جو ہے تو ہو توصیفِ کبریا
حمدِ خدا ہے نعتِ پیمبر (ﷺ) کا [illegible]
وحی فَاَوْحٰی سے ہے چھپا مکالمہ
کیا کچھ کہا حضور (ﷺ) نے اور رب سے کیا سنا
خواہش پہ آنحضور (ﷺ) کی قبلہ بدل دیا
یہی خوشی تھی آپ (ﷺ) کی رحمت کو رضا
محمود پاؤں مسکنِ سرکار (ﷺ) میں قضا
یہ میری التجا ہے یہی میرا مدعا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے نسبتِ حبیبِ خدا (ﷺ) کی مئے پی لی
اُسی نے گویا جہاں کی ہر ایک خوبی لی
حیات اس میں ہماری کسی طرح سے نہ تھی
نبی (ﷺ) کی یاد سے ہٹ کر جو سانس کوئی لی
پھر اُس کے بعد وہ تنہا غفور تک پہنچے
رہا تو سدرہ تک آقا (ﷺ) کا ساتھ جبریلی
جو تم نے قبۂ سرسبز کی زیارت کی
تمہارے چہرے کی رنگت پڑے گی کیوں پیلی
مجھے ہے دفنِ بقیعِ مدینہ کی خواہش
اس ایک نکتے میں مضمر ہے عرض تفصیلی
دکھاؤ اس کو تم تصویرِ شہرِ سرور (ﷺ) کی
مریضِ ہجر دیا، پی (ﷺ) نے ہچکی لی
نظام لائے جو محمود کبریا سے نبی (ﷺ)
نہیں ہے اس میں تو ممکن ذرا بھی تبدیلی

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا پوچھتے ہو طیبہ سے ہوں کب سے منسلک
یہ صوت و لفظ شعر سے اپنا جب سے منسلک
مدحِ حضور (ﷺ) قلب میں بھی نہ رہے پر بھی
ہے نقش دل پہ جو ادا ہے سب سے منسلک
ہے لحد لحد مسکنِ آقا (ﷺ) کا نور نور
ہے رات دن سے اس جگہ دن شب سے منسلک
تہذیب ہم نے ہی تو سکھائی جہان کو
ہم ہیں نبی (ﷺ) کے دینِ مہذب سے منسلک
رب کے نبی (ﷺ) کے در پہ رہو با ادب قدم
ساری عقیدتیں ہیں مؤدب سے منسلک
رب نے "رفعنا" ذکرِ نبی (ﷺ) کے لیے کہا
یوں رفعتیں ہیں اس کے مقرب سے منسلک
یہ انسلاک کی عجب واحد مثال ہے
اس کے حبیب (ﷺ) سے ہے جو وہ رب سے منسلک
محمود تجھ پہ رحمتِ رب پُرفشاں ہوئی
آقا (ﷺ) کے در سے ہو گیا تو جب سے منسلک

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محوانِ (ﷺ) کی نہ ہو یاد گر قلب سے پل کو
پاؤ گے سرِ حشر ان اذکار کے پھل کو
چاہت جو مجھے خیرِ بشر کی ہے عزیزو!
حبِّ شہِ پیمبر (ﷺ) میں بلاتا ہوں اجل کو
آ جاؤ گے تم خالقِ عالم کی نظر میں
تقلیدِ پیمبر (ﷺ) میں رکھو اپنے عمل کو
اس واقعے کا ذکر احادیث میں پایا
سرکار (ﷺ) نے روکا تھا تزلزل سے جبل کو
مت سیرتِ سرکار (ﷺ) سے پرخاش برتنا
پڑ جائے نہ اس کو تو بھگتنا ہمیں کل کو
کرتے ہی نہیں ڈھونگی محبوب کی باتیں
برداشت نہیں کرتا دماغ اپنا خلل کو
ہم بیشتر اصنافِ سخن سے رہے واقف
برتا ہے مگر زیادہ سبھی نعت غزل کو
آقا (ﷺ) کی ہدایت یہی تیرے لیے ہیں
محمود بھلانا نہ کبھی عہدِ ازل کو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نصیب نعت مرا ہیں قلم تعجب کیا
جو اس کے رنج ہوئے گا خدم تحف ہے
نبی (ﷺ) کے در میں مشغول رہنے دے کو
سمجھتے ہیں جو ملک محترم تعجب کیا
ہو جو شافع محشر (ﷺ) کے لطف کے باعث
نصیب معصیت کاراں ارم تعجب کیا
نگاہ پڑتے ہی خوش قسمتی سے گنبد پر
جو آ گیا مری آنکھوں میں نم تعجب کیا
گدائے کوچۂ سرکار والا (ﷺ) پہ قرباں
جو ہے جہان کا جاہ و حشم تعجب کیا
جو نام لیوا ہے ان کا گرچہ خاطی ہے
رکھیں جو مصطفیٰ (ﷺ) اس کا بھرم تعجب کیا
نکلا ہی نہیں جو اپنے گھر سے گر اس کے
تھکے ہیں سوئے مدینہ قدم تعجب کیا
ملی رشید کو جنت بقیع طیبہ کی
نبی (ﷺ) کے سایہ میں پایا عدم تعجب کیا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو میرے ہاتھ میں نعت کی ایک ریکھا تھی
امید لطف نبی (ﷺ) دل میں اس سے پیدا تھی
جو دل میں خواہش مدح و ثنائے آقا (ﷺ) تھی
حقیقتاً یہ تمنا بھی ایک تمغہ تھی
ہمارے خامہ و لب ہائے تر کا ذکر ہی کیا
ہماری روح تک ذکر نبی (ﷺ) کی شیدا تھی
خدا کے گھر سے بھی گزرے ہیں سجدے کرتے ہوئے
ہماری منزل آخر نبی (ﷺ) کا طیبہ تھی
یہاں نہ کیسے خود رضوان چل کے ملنے آتا
بہشت دراصل حب نبی (ﷺ) کا ثمرہ تھی
نہیں ہے دوسری رائے کی اس میں گنجائش
ملی جو خوبی وہ میرے نبی (ﷺ) کا صدقہ تھی
تھی جو گزری پیمبر (ﷺ) کے ذکر دلکش سے
وہ زندگی تو بجائے خود ایک نوحہ تھی
جہاں سے گونجتا تھا نغمہ درود نبی (ﷺ)
وہ ایک نعت گو محمود ہی کی کٹیا تھی

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کے ذکر میں کرے جو التزام وفا
سرِ نشور وہ پائے گا احترام وفا
نتیجہ نکلے گا یہ تن پہ نیکی کہ ہو!
کلام مدحت خیر الوریٰ (ﷺ) کلام وفا
وہ جس کا اشہب تخیل سوئے طیبہ چلا
اسی کے ہاتھ میں پائی گئی زمام وفا
یہ بارگاہِ رسولِ کریم (ﷺ) ہے لوگو
درود عشق و محبت ہو یہ سلام وفا
معاشرت میں رہبر نے یہ کر دیا ثابت
ہر ایک فرد صحابہؓ میں تھا امام وفا
کرم یقینی ہے تم پہ خدائے ارحم کا
کرو تو طاعت سرور (ﷺ) میں اہتمام وفا
نبی (ﷺ) تو کم نہیں کرتے کسی پہ بھی رحمت
تمہاری سمت سے جائے کسی پیام وفا
پتا چلا ہے مجھے ہر بار چلنے سے
ہے شہر سرور کونین (ﷺ) میں دوام وفا
اویسیؒ پاک کو محمودؔ کے ہزار سلام
کہ جن کے نام سے زندہ رہا ہے نام وفا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربّ و پیغمبر (ﷺ) میں شب کا رابطہ ہے دیدنی
قرب کی قوسوں سے بنتا دائرہ ہے دیدنی
جو درود پاک سرور (ﷺ) کا سدا عامل رہا
اس کی جانب مصطفیٰ (ﷺ) کا دھیان ہے دیدنی
دیکھنا خود اختیاری فقر کی کیفیتیں
مالکِ کون و مکاں (ﷺ) کا بوریا ہے دیدنی
پیچھے ہیں آدم سے عیسیٰ تک سبھی سرکار (ﷺ) کے
مسجد اقصیٰ میں ان کی اقتدا ہے دیدنی
ہو سکے تو حاضری کا تم بھی پانا ذکر و فکر
شہر سرکار دو عالم (ﷺ) کی فضا ہے دیدنی
اہل اخلاص و وفا اربابِ ذوق و شوق کا
نقشِ سرکار (ﷺ) پہ اک جمگھٹا ہے دیدنی
عاصیوں کو اپنا فرمایا ہے جب سرکار (ﷺ) نے
حشر کے دن عاصیوں کا طنطنہ ہے دیدنی

جو دُعا ملفوف ہوتی ہے درودِ پاک میں
اُس کا ایسا لاحقہ اور سابقہ ہے دیدنی

ذکر و نعت رہے جو عمر بھر سرکار ﷺ کے
خالقِ کونین کی ان پر عطا ہے دیدنی

پیشوائی کو چلا آتا ہے خود رضوان وہاں
حشر میں مداحِ پیمبر ﷺ کا صلہ ہے دیدنی

ظلمتِ دنیا میں رہنے والے اتنا جان لیں
روشنی طیبہ کی ہر صبح و مسا ہے دیدنی

ساتھ ہو نعت کے طاعت بھی رسول اللہ ﷺ کی
مصطفیٰ ﷺ کے پیار کا ہر ضابطہ ہے دیدنی

نام جو آقا و مولا ﷺ کا ہے محمود بھی
حشر کے دن اس کا ہوتا فیصلہ ہے دیدنی

اگر رقمِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ میں کچھ تساہل ہے
تو اقلیمِ جہت جو ہے وہ زیرِ تزلزل ہے
نظر دار مت "صلِّ علیٰ" ہو ہارے جاؤ گے
گر اس میں تغافل ہے، تساہل ہے، تامل ہے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قربِ قوسین رہا جشنِ طرب کی رونق
عرش پر آج بھی قائم ہے رجب کی رونق

جس نے دیکھی ہے کبھی قریۂ رب کی رونق
اس میں بھی پائی ہے آقا ﷺ کے ادب کی رونق

سر کے بل گر پڑے عزیٰ و ودّ و نسر و ہبل
میرے سرکار ﷺ کے مولود نے جب کی رونق

خیر مقدم کو چلا آئے گا رضواں اُس کے
ہے درودِ آقا ﷺ کا جس شخص کے لب کی رونق

شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کو جو دیکھا ہم نے
بڑھ کے دن سے ہے وہاں آخرِ شب کی رونق

جا بجا آئی نظر ہم کو تلاوت کرتے
حرفِ قرآن میں سرور ﷺ کے لقب کی رونق

ہم سے بیمار جو آتے ہیں شفا پاتے ہیں
یوں لگی رہتی ہے طیبہ کے مطب کی رونق

آمدِ آقا ﷺ سے محمود ہوئی ہے قائم
ہے عجم کی کہ زمانے میں عرب کی رونق

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی (ﷺ) میں ترا حال
دُکھ سارے تھے خواب خیال

ہم ہیں مطرب کے قوّال
آقا (ﷺ)! تو لے یہ جنجال

ہر توصیف کے لائق ہیں
میرے نبیؐ اور ان کی آل

حبِّ نبی (ﷺ) جب شفا ہو
کیا شے ہے یہ مال منال

خلقِ نبیؐ رحمت (ﷺ) کا!
اس کی ممکن کہاں مثال

کیا آقا (ﷺ) سے عرض کروں
ظاہر اُن پہ میرا حال

اس پہ رب کی رحمت ہے
جو ہے نعتوں میں قوّال

اسمِ حبیبِ خالق (ﷺ) سے
ہر دُکھ کو دیتا ہوں ٹال

سب تشریحِ قرآں ہیں
میرے آقا (ﷺ) کے اقوال

اُمّتِ سرور (ﷺ) کی خاطر
شفقتِ نبیت کا ہے جال

آقا (ﷺ) کی مدحی میں
پیر مرشد ہے اقبالؒ

طیبہ میں ہو موت مری
عرض کا ہے تنہا ماجد

✿✿✿✿✿

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ تھا اپنے جو نیّت کا خلوص
یوں ملا آقا (ﷺ) کی مدحت کا خلوص

چاہیے پہلے تو الفت کا خلوص
ساتھ ہو آقا (ﷺ) کی طاعت کا خلوص

ہم نے دیکھا آیت آیت کا خلوص
اُلفتِ سرور (ﷺ) کا چاہت کا خلوص

لامکاں کے قصر تک سرکار (ﷺ) کو
لے گیا خالق کی خلوت کا خلوص

آپ کے اصحابؓ و اہلِ بیتؓ کو
مل گیا آقا (ﷺ) کی صحبت کا خلوص

خوش نصیبوں نے کہ جو تھے متّقی
پا لیا تقلیدِ حضرت (ﷺ) کا خلوص

جان دے دے حرمتِ سرکار (ﷺ) پہ
ہے یہی ہر فردِ ملّت کا خلوص

حاضری شہرِ نبی (ﷺ) تک ہو گئی

اس کو کہیے آپ الطاف کا خلوص

وردِ "صلِ علیٰ" گنبد دیکھ کر

دیکھ کر چوکھٹ کو رقت کا خلوص

کیوں نہ اس کو آپ خوش بختی کہیں

شہرِ آقا (ﷺ) میں ہے نکہت کا خلوص

وار دی جاں آپ (ﷺ) کے ناموس پر

تھا یہ علم الدینؒ کی غیرت کا خلوص

کام آئیں آپ ہر انسان کے

ہے یہی تعلیمِ شفقت کا خلوص

مغفرت محمودؔ حاصل ہو سکے

ہو جو حاصل ب (ﷺ) کی نسبت کا خلوص

کرم جس وقت ہم پر صاحبِ لولاک (ﷺ) کرتے ہیں

تو ہم بھی اپنا چہرہ آنسوؤں سے پاک کرتے ہیں

نظر آتی نہیں اچھائی کوئی اپنے عملوں میں

تتبعِ اسوۂ سرکار (ﷺ) کا ہم خاک کرتے ہیں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوبِ کبریا (ﷺ) کی اطاعت ہے نام کو

یوں آپ سے ہے جتنی محبت ہے نام کو

بنیاد جس کی دینِ رسولِ خدا (ﷺ) نہ ہو

دانش وہ نام کو ہے وہ حکمت ہے نام کو

اس میں عمل حضور (ﷺ) کے احکام پر کریں

دو روزہ زندگی کی یہ مہلت ہے نام کو

ہم سے بھٹک گئی ہیں ہدایات مصطفیٰ (ﷺ)

اقدارِ دینِ پاک سے رغبت ہے نام کو

مقصد خوشی کا طاعتِ سرکار (ﷺ) جب نہیں

دنیا میں جتنی بھی ہے مسرت ہے نام کو

خاکے نبی (ﷺ) کے چھپ گئے ہیں اسی لیے

وہ جانتے ہیں ہم میں بھی غیرت ہے نام کو

اپنے مفاد کے لیے نعتوں سے کام ہے

خوشنودیِ حضور (ﷺ) کو مدحت ہے نام کو

محمودؔ ہم جو حکمِ نبی (ﷺ) پر نہیں چلے

اپنی یہ امتی کی بھی نسبت ہے نام کو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ساتھ دے رہا ہے مقدر تو غم نہیں
جنت جو ہے نبی (ﷺ) کی میسر تو غم نہیں
ہیں دل فریب دنیا کی رنگینیاں مگر
ہو اسوۂ حضور (ﷺ) جو رہبر تو غم نہیں
ہم تو غریقِ جرم و خطا و گناہ ہیں
بدلے نہیں حضور (ﷺ) کے تیور تو غم نہیں
باہر ہزار گندگی آتی رہے نظر
شفاف ہو درون سے اندر تو غم نہیں
مغرب پہ غضب کا ہے خطر سب طرح مگر
"دستِ قلق" جو سب پہ ہے اکثر تو غم نہیں
بوئے نسیمِ طیبہ تو آئے گی آخرش
گھیرے میں لے لے گیتی کو صرصر تو غم نہیں
ہو تو غزل کے شاعروں کے واسطے خطر
ہیں نعت کے جو آپ سخنور تو غم نہیں
محمودؔ ساتھ لطف و عطائے حضور (ﷺ) ہو
آئے ہزار کفر کا لشکر تو غم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ) میں رہے فال نیک ہے
تیرے لیے خدا یہ کرے فال نیک ہے
حکمِ رسولِ رب (ﷺ) پہ چلے فال نیک ہے
امداد بے کسوں کی کرے فال نیک ہے
طیبہ میں تو جیے یا مرے فال نیک ہے
ان خواہشات ہی میں جیے فال نیک ہے
سرکار (ﷺ) نے حضوری میں مجھ کو بلا دیا
یہ خوش خبر ہے میرے لیے فال نیک ہے
گنبد نبی (ﷺ) کا دیکھتا رہتا ہے پھر مری
تقدیر کے ہوں رنگ ہرے فال نیک ہے
کہتا رہ نعتیں رب کے حبیبِ کریم (ﷺ) کی
ان سے نہ دور بھاگ ارے! فال نیک ہے
دقائقِ حق کے نغمے کی خاطر عزیزِ من!
صدق و صفا کی مے جو پیے فال نیک ہے
محمودؔ ذکرِ ربِ دو عالم کے بعد تو
نعتِ حبیبِ حق (ﷺ) جو کہے فال نیک ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں وارنے کی ان (ﷺ) پہ جو خواہش شدید ہے
قفلِ بہشت کی یہی واحد کلید ہے
عاصی تو ان کے اپنے ہیں، وہ حج میں جائیں کیوں
یہ بات لطفِ سرورِ کل (ﷺ) سے بعید ہے
جو ان کے آل (ﷺ) کا نام نہ مقبلِ علی کہیں
سخت کی ہے اک سب ایسوں کی خاطر وعید ہے
بس دن کسی طرح کا بھی خدشہ نہیں ہمیں
روزِ نشور بھی نبی (ﷺ) کی تو پہ ہے
گنجائش اس سے زیادہ خوشی کی نہیں کہیں
مولودِ مصطفیٰ (ﷺ) کا جو روزِ سعید ہے
پروانہ رستگاری کا پائیں گے حشر میں
ہم کو نبی (ﷺ) کے لطف و کرم سے امید ہے
جانِ نبی (ﷺ) کی جس میں قسم کھائے کبریا
وہ بھی تو ایک حرفِ کلامِ مجید ہے
جا شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کو تو گر عاجزی کے ساتھ
تیرے لیے یہ مشورہ میرا مفید ہے
نعتیں پڑھے ہوئے جو سرِ حشر تو ملک
محمود کو کہیں کہ یہ رجلِ رشید ہے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی تھی مرضی عمر بھر دوام عبادت
خدا نے انہیں دی عمر بھر دوام عبادت
جو آقا و مولا (ﷺ) نے فرما دیا ہے
ہے اس کی گواہی عمر بھر دوام عبادت
گزرتا ہے دن رتجگا ہے نبی (ﷺ) میں
کہ ہے پہلی پہلی عمر بھر دوام عبادت
پسند خدا کے جہاں تھی زیادہ
پیمبر (ﷺ) کی جو تھی عمر بھر دوام عبادت
بفضلِ پیمبر (ﷺ)، شبوں کے علاوہ
کریں سارے صوفی عمر بھر دوام عبادت
حبیبِ خدائے دو عالم (ﷺ) نے کر دی
شبوں کے مساوی عمر بھر دوام عبادت
میں کہتا ہوں اشعار نعتِ نبی (ﷺ) کے
یہی تو ہے میری عمر بھر دوام عبادت
ہے محمود حکمِ حبیبِ خدا (ﷺ) سے
ہماری شعوری عمر بھر دوام عبادت

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وجود رب کی خبر اور کوئی کیا دیتا
سوائے خیر بشر (ﷺ) اور کوئی کیا دیتا
مرے حضور (ﷺ) کے دستور کے علاوہ تو
سکونِ قلب و نظر اور کوئی کیا دیتا
نہ دیتے عسکری منہج اگر مرے آقا (ﷺ)
پیامِ فتح و ظفر اور کوئی کیا دیتا
نہ یادِ طیبہ سرکار (ﷺ) کا اثر ہوتا
تو آنکھوں کو یہ گہر اور کوئی کیا دیتا
نبی (ﷺ) نہ ہوتے تو پھر یہ سکون کا رستہ
میانِ شر و ضرر اور کوئی کیا دیتا
رہِ بہشت رہِ خلد راہِ بخشائش
نہ دیتے آپ (ﷺ) اگر اور کوئی کیا دیتا
توجہ مجھ پہ نہ فرماتے گر مرے سرور (ﷺ)
برائے نعت ہنر اور کوئی کیا دیتا
سوا حضور (ﷺ) کے محمودؔ نکتۂ وحدت
برائے نوعِ بشر اور کوئی کیا دیتا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں پہنچایا انھوں طیبہ سے دور آ کر
دکھوں نے کیا مجھ کو محصور آ کر
وہ تھا بحرِ خلق رسولِ مکرم (ﷺ)
معاند بھی ہوتے تھے مسحور آ کر
چلا تھا تو مجبور و رنجور تھا میں
ہوا ہوں یہیں طیبہ میں مسرور آ کر
ہوا جب میں شہرِ نبی (ﷺ) میں مؤدب
وہاں سے ہوا میں بھی مشہور آ کر
مرے گھر بھی تشریف لائیں گے آقا (ﷺ)
ہر عرضی کریں گے وہ منظور آ کر
ہمارے دلوں میں کہیں نقش رب سے
کرے گھر پیمبر (ﷺ) کا دستور آ کر
ہو شاعرِ نعتِ سرکارِ والا (ﷺ)
مدینے میں محمودؔ مجبور آ کر

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈبوئے جو دنیا میں زر تو کچھ نہیں پروا
حضور (ﷺ) سپنے میں آئیں تو کچھ نہیں پروا
گر ہو یہ توشہ تو کچھ نہیں پروا
رہا مدینے میں بھٹکا تو کچھ نہیں پروا
مدینہ دیکھتے ہی، بعد موت کی خواہش
یہ دل جو زور سے دھڑکا تو کچھ نہیں پروا
ہماری کشتی کو دیں گے نہ ڈوبنے آقا (ﷺ)
بہت ہے دور کنارا تو کچھ نہیں پروا
حضور (ﷺ) شافعِ عصیاں شعار ہیں لوگو
میں معصیت ہوں سراپا تو کچھ نہیں پروا
نظر کے آگے ہے سنّت رسولِ اعظم (ﷺ) کی
پڑی ہے پیچھے جو دنیا تو کچھ نہیں پروا
نبی (ﷺ) نے "طرزِ نبی" کر کے بتایا
نہ کوئی در ہے پناہ تو کچھ نہیں پروا
نبی (ﷺ) کا ہاتھ ہے پشتِ شہید پہ قائم
جو رہ گیا ہے یہ تنہا تو کچھ نہیں پروا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر نبی (ﷺ) کا، خدا کا گھر جانا
ہم نے یہ نعت کا ثمر جانا
ورد "صلِّ علیٰ" کو بخشش کی
ہم نے کب رہ مختصر جانا
پہلے سرکار (ﷺ) کے قدم سے ہیں
چاہتے ہیں جو تا قمر جانا
ذکرِ سرور (ﷺ) جو کرتے ہیں، ہم نے
ان کی باتوں کو پُر اثر جانا
یادِ آقا (ﷺ) میں جو بہا آنسو
قدسیوں نے اسے گہر جانا
لطفِ سرور (ﷺ) سے نعت کہتے ہیں
ہم نے تو کب اسے ہنر جانا
پہلے نیت کو پختہ تر کر لو
چاہتے ہو جو اُن (ﷺ) کے در جانا

جس میں یادِ نبی ﷺ نہ ذکر ہو
ہم نے اُس قلب کو کھنڈر جانا

پرِ جبریلؑ پہ قدم رکھ کر
عاصیو! پُل سے تم گزر جانا

طیبہ جانے میں دیر ہونے کو
داغ کہ ہم نے قلب پہ جانا

جس میں سرکار ﷺ بستے ہیں ہم نے
بخدا وہ جانِ نظر جانا

پیروی حضورِ والا ﷺ میں
کوئی تو کام تم بھی کر جانا

میرے سرکار ﷺ! دیکھیں ہم نے
راہزن کو بھی راہبر جانا

پوچھئے کیا ہو ہم سے طیبہ کی
رات کو صبح سر بہ سر جانا

نعت میں لکھا تو ملائک نے
حرفِ محمودؔ معتبر جانا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ناعت پا سکتے ہیں ضرر؟ ناممکن ہے
دوزخ کو ہو ان کا گزر؟ ناممکن ہے

کرنی ہو گی طاعت سب نے آقا ﷺ کی
ہو اس باب میں اگر مگر؟ ناممکن ہے

رُخ ہوتا ہے یا شہرِ سرور ﷺ کو
اور کسی جانب ہو سفر؟ ناممکن ہے

پڑھو درود پاک پیمبر ﷺ کرتے ہیں
قبر و حشر کا ہم کو ڈر؟ ناممکن ہے

ڈوب نہ جس کو خود سرکار والا ﷺ دیں
پائے وہ آقا ﷺ کا در؟ ناممکن ہے

یہ تو کام ہی خالق کے محبوب ﷺ کا تھا
اور کسی سے شقِ قمر؟ ناممکن ہے

نام سے جب آقا ﷺ کے سفر آغاز کیا
پھر کشتی اور بھنور؟ ناممکن ہے

نورِ ازل کی کھاتا ہے محمودؔ قسم
طیبہ کی سی کوئی سحر؟ ناممکن ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچے طیبہ ہی رہے اس کی حقیقی پرواز
فکر کو ایسی عطا کر دے الٰہی پرواز
طائرِ حُبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چاہے خصوصی پرواز
حق کی منزل کو رہے اس کی یقینی پرواز
پہنچے آوارگی سے کاش انہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در تک
جب کرے جسم سے یہ روح کا پنچھی پرواز
ہم رکاب میں رہی خیرِ بشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پہلے
آگے سدرہ سے نہ پائی گئی نوری پرواز
روز جو پہنچے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در و در تک
اس حوالے سے تو اختر نے بھی چاہی پرواز
اپنے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سرِ قصرِ دنیٰ پہنچے ہیں
خاک سے آگے تو ممکن نہیں اپنی پرواز
طیرِ تخئیل سرِ نعت جو جا بیٹھا ہے
وہ سمجھتا ہے کہ تھی قصۂ ماضی پرواز
ہو گزارش کی تو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدحت تک ہو
فکرِ محمود کو جچتی ہی ہے کافی پرواز

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور بخشِ دل رہا گنبد ہرا اپنے لیے
ہے مناسب تر بھی آب و ہوا اپنے لیے
در بھی محمود کہتا ہے مرا اپنے لیے
ناکافی ہے شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں قصہ اپنے لیے
خالقِ کونین نے فی طور جاری کر دیا
ہو گیا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جو فیصلہ اپنے لیے
یہ مرے آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیاتِ پاک ہے
ہے سجا دنیا کی خاطر بوریا اپنے لیے
جن کا دینِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رابطہ رخ نہیں
کرتے ہیں جو کچھ وہ کرتے ہیں سدا اپنے لیے
ہم نے سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کرم سے آخرش
بے تکلف سادگی پائی روا اپنے لیے
اپنے بھائی کی مدد کرنے کو سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا
زندگی کیا ہے کہ جب کوئی جیا اپنے لیے
بہتری محمود اپنی تو انہی دونوں سے ہے
کافی ہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کافی ہے خدا اپنے لیے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرفانِ ربّ ہے سرورِ عالم (ﷺ) کی معرفت
یہ مان لینے ہی میں ہے اپنی تو عافیت
پائی جو قُرب کی طرف اختر لے محویت
پیشِ نظر نہیں رہی دُنیا کی منفعت
آقا (ﷺ) کے التفات سے پائی ہے مغفرت
بندہ حضور (ﷺ) کا ہُوا فردوس منزلت
خوشنودیٔ حضور (ﷺ) رہی پہ خاصیت
کب نعت گوئی میں ہے کوئی اور مصلحت
اُمّت کی اتباعِ رسولِ حد (ﷺ) میں تھی
وہ شانؔ وہ شکوہؔ وہ عزّتؔ وہ تمکنت
توفیق ہی خدا نے مجھے اس کی دی نہیں
غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح سے سو بار معذرت!
سکّہ بھی چلنا چاہیے اس نام کا یہاں
جس نام سے بنی ہے خداداد مملکت
کہتا ہوں میں بفضلہٖ حمدِ خدا کے بعد
نعتِ نبی (ﷺ) کے ساتھ صحابہؓ کی منقبت
محمودؔ نعت گو ہے کرم سے کریم کے
کیا فن ہے اس کا علم ہے کیا کیا ہے حیثیت

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مدح گوئے سرورِ ہر دو جہاں (ﷺ) رہا
جذبہ مگر تو ہے جو ہمیشہ جواں رہا
مالوف تو وطن ہے مگر جب وہاں رہا
ہجرِ دیارِ آقا (ﷺ) میں محوِ فغاں رہا
جب تک بہارِ قبّۂ خضرا نہ دیکھ لی
گلشن مری اُمیدوں کا نذرِ خزاں رہا
کرتا نہ مجھ پہ کیوں مرا مالک عنایتیں
خامہ جو مدحِ سرورِ کُل (ﷺ) میں رواں رہا
مجھ کو نہ دھوپ حشر کے دن کی ستائے گی
لطفِ نبی (ﷺ) کا سر پہ اگر سائباں رہا
تسلیم حکمرانیٔ سرکار (ﷺ) جس نے کی
وہ شخص تھا جو دِل پہ مرے حکمراں رہا
تم رہِ ملّتِ پیمبر (ﷺ) پہ جب چلے
وہ جو تھا وقفِ درد وہ آخر کہاں رہا
لاہور ہو یا مکّہ و طیبہ کے ہوں حرم
محمودؔ نعت گو ہی رہا ہے جہاں رہا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو نہ جس میں حبِّ آقا (ﷺ) وہ گھڑی کس کام کی
دیدِ طیبہ ہی نہ ہو تو پھر خوشی کس کام کی
پیارے آقا (ﷺ) سے نہ ہو تو دیں کیا ایماں کیا
حق نہ جب آیا نظر تو روشنی کس کام کی
بیکس و ناکس بھی ہیں ہم مفلس و نادار بھی
ہوں نہ منسوبِ نبی (ﷺ) تو بےکسی کس کام کی
یہ تو چاہو دل و جاں سے نکلنی چاہیے
صرف ہونٹوں تک مدیحِ سیّدی (ﷺ) کس کام کی
آئیں تو آنسو پیارے سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
یہ اگر حاجت نہیں ہے تو نمی کس کام کی
جذبۂ حُبِّ رسول اللہ (ﷺ) رکھو قلب میں
ہو نہ خوشبو بند اس میں تو کلی کس کام کی
سب خودی بھی ہے تو کیوں راہ میں بیٹھے ہو تم
جو نہ پہنچائے مدینے سے خودی کس کام کی
مجملؔ محمودؔ حاصل یہ سخن گوئی کا ہے
حمد و نعت اس میں نہیں تو شاعری کس کام کی

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس نے سرورِ کونین (ﷺ) سے رکھی اُمّید
عطائے رب سے ہے اُس کی بندھی ہوئی اُمّید
گدا کی کرتے ہیں پوری مرے نبی اُمید
اسی لیے تو رہی اُس کی اُن سے ہی اُمید
جو ہم نے نفل پڑھے ہیں ریاضِ جنّت میں
تو ہم کو جنّتُ الفردوس کی بڑھی اُمید
تعلّق اس کا ہے گہرا یقینِ کامل سے
نبی (ﷺ) سے ہم نے جو رکھی بہشت کی اُمید
دوام اُن کو ہے رحمت ہے دائمی ان کی
حضور (ﷺ) ہی سے ہے سب کی اُنھی سے تھی امید
رؤف بھی ہیں رحیم و کریم بھی ہیں نبی (ﷺ)
ہمیں ہمیشہ انھی سے ہے خیر کی اُمید
یقیں ہے پاؤں کا جنّت بقیعِ طیبہ کی
کہ ہو گی پوری آخر کو یہ مری اُمید
نبی (ﷺ) کے فضل نے مرا سے بے نیاز رکھا
رکھی رشیدؔ نے دنیا سے کب کوئی اُمّید

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے خدا کے کچھ تو اوقات سے کام لے
اسمِ حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) صبح و شام لے
وردِ درودِ پاک جو صبح و مسا کرے
وہ قدسیانِ عرشِ خدا سے سلام لے
جو چاہتا ہے سُنّتِ سرکار (ﷺ) پہ چلے
مت بچ کے دشمنوں سے بھی وہ انتقام لے
اندوہ و رنج و درد کو حرفِ غلط سمجھ
اندوہ و رنج و درد میں حضور (ﷺ) کا نام لے
خواہش جسے ہو خلدِ بریں کی سرِ نشور
بڑھ کر نبی (ﷺ) کا دامنِ الطاف تھام لے
بندہ جو بنتا ہے رسولِ کریم (ﷺ) کا
آقا (ﷺ) کا نامِ نامی بصد احترام لے
فرمایئے حضور (ﷺ) ' ہم نماز کو
جائز نہیں کسی کو عبادت کے دم سے
کوثر کی ہے تمنا پھر مرگ تو رشیدؔ
ہاتھوں میں حُبِّ سرورِ عالم (ﷺ) کا جام لے

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گردنیں عرشِ خدا سب کی جھکانے والے
غمِ دنیا سے پیمبر (ﷺ) ہیں چھڑانے والے
ربِ واحد کی طرف سب کو بلانے والے
مئے توحید پیمبر (ﷺ) ہیں پلانے والے
طیبۂ سرورِ کونین (ﷺ) کو جانے والے
ہیں جہاں بھر کو رہِ راست دکھانے والے
دیکھ دنیا نے کہ ہیں حرف حبیبِ خالق (ﷺ)
حُسنِ اخلاق کے سب نقش جمانے والے
ہیں وہ شاہد بھی مبشر بھی ہیں مزمل بھی
ربّ کے ایما سے ہمیں راز بتانے والے
ب کو تقریب ' سے آقا (ﷺ) نے بحالی بخشی
جتنے تھے سرورِ عالم (ﷺ) کو ستانے والے
تیور آقا (ﷺ) کے جو دیکھیں گے تو کچھ سوچیں گے
قبر میں میری سوالات کو آنے والے
ہم نے دیکھا کہ سرِ حشر بھی محمودؔ ایسے
نغمۂ نعت پیمبر (ﷺ) تھے سنانے والے

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در نبی (ﷺ) کا ہے آستانِ کرم
دیکھو طیبہ میں عنفوانِ کرم

ہیں نبی (ﷺ) چترِ جاودانِ کرم
در حسنینؓ خوب جگانِ کرم

ہے حبیبِ خدا (ﷺ) سے شانِ کرم
میرے سب پہ ہے داستانِ کرم

نخلِ لطف و عطا بجوئے اصحابؓ
اہلِ خانہ ہیں خاندانِ کرم

پڑھ کے قرآن کہہ رہا ہوں میں
ہے لعمرک کرم کا جواب کرم

ہے ادھر کبریا ادھر سرور (ﷺ)
اہلِ عصیاں ہیں یوں میانِ کرم

جب سے نظریں جمی ہیں گنبد پہ
تن گیا تب سے سائبانِ کرم

ہیں قدم مصطفیٰ (ﷺ) کے مسکن میں
سر پہ چھایا ہے آسمانِ کرم

تجربہ یہ رشید کا ہے کہ ہیں
باسی طیبہ کے ترجمانِ کرم

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھیجا محبوب (ﷺ) کو دور لے بنا کر رحمت
کام یوں آتی ہے سرکار (ﷺ) کی اکثر رحمت

رحمتِ آقا (ﷺ) کا سر عنا بھی ہے قدمین بھی ہے
گنبدِ سرورِ کونین (ﷺ) کا منظر رحمت

سب جہانوں کے لیے جن و خدا نے بھیجی
میرے آقا ہیں مرے سید و سردار (ﷺ) رحمت

جن کے سب صبح و مسا ذکرِ نبی (ﷺ) کرتے ہیں
ایسے بندوں کا ہے یارب مقدر رحمت

جو تھے جھگڑالو جفا جو لوگ تھے ان جیسوں کو
میرے آقا (ﷺ) نے کیا تاج دکھا کر رحمت

جو ملی خواب میں بوصیری کی خوش قسمت کو
پوچھیے ان سے کہ کیسی تھی وہ چادر رحمت

ذکر جو آقا و سرکار (ﷺ) کا کم کرتے ہیں
ایسے بدبختوں کے نزدیک ہو کیونکر رحمت

مجھ کو محمود کمی ہو نہیں سکتی کوئی
گھر کیے بیٹھی ہے سب (ﷺ) کی مرے اندر رحمت

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خبیب بریں کو شان سے اہلِ وفا گئے
پڑھتے ہوئے حضور (ﷺ) کی مدح و ثنا گئے
مانگی مدد جو اُن سے تو رنج و بلا گئے
آقا حضور (ﷺ) ہم کو غم سے چھڑا گئے
میزان پہ جو بھی نعتِ پیمبر (ﷺ) سنا گئے
پروانۂ بہشت انہیں قدسی تھما گئے
ہم طیبہ بسوئے مکرم (ﷺ) میں پا گئے
ذیہ و دیل کی ایک نئی نعت کو پا گئے
لوگوں نے حفظِ حرمتِ آقا (ﷺ) میں دوستو!
جاں دی تو گویا سیدھے وہ سوئے بقا گئے
جب غور سے کلامِ خدا ہم نے پڑھا
جذبات دل میں حُبِ نبی (ﷺ) کے سما گئے
مداحیٔ نبی (ﷺ) میں دکھاوا نہ کیجیے
سوئے بہشت سیدھے لکھا ہے ریا گئے
محمودؔ طیبہ میں وہ پناہِ نبی (ﷺ) میں تھے
مجبوریوں کے درد میں جو مبتلا گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں اک شمع عقیدت کو فروزاں کر کے
نعت لکھتا ہوں میں تحمید کو عنواں کر کے
رب نے احسان کیا تھا انہیں انساں کر کے
بھیجا محبوب (ﷺ) کو پھر اور اک احساں کر کے
اپنی لگتا ہے سبھی جشن کے ساماں کر کے
رب نے بلوایا تھا محبوب (ﷺ) کو مہماں کر کے
حرمتِ لفظ کو سرکار (ﷺ) کے شایاں کر کے
مجھ پہ اکرام کیا رب نے ثنا خواں کر کے
غازی علم نے بھی آقا (ﷺ) کی محبت پائی
جاں کو حرمتِ سرکار (ﷺ) پہ قرباں کر کے
دل میں اک جشنِ طرب کا سا سماں رکھتا ہوں
یادِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے چراغاں کر کے
تم کو محروم شفاعت سے رکھیں گے سرور (ﷺ)
لوگو! کیا پاؤ گے بندوں کو پریشاں کر کے
قلبِ محمودؔ بھی جنت کو کر کے پیدا
نعت گو کر دیا اللہ نے رقصاں کر کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ آقا ﷺ کو اپناؤ تو اچھا ہے یہی
حُسنِ دنیا ہے یہی اور حُسنِ عُقبیٰ ہے یہی

حُبِّ دیں کو جانچنے کا ایک سانچہ ہے یہی
حلمِ سرور ﷺ پہ چلیں تو دعویٰ سچا ہے یہی

موت طیبہ میں ملے گی، معنی سیدھا ہے یہی
میرے سیدھے ہاتھ میں گہری سی ریکھا ہے یہی

غازی علم دینؒ کے روضے سے آتی ہے صدا
مرنا بحفظ حُرمتِ آقا ﷺ میں، جینا ہے یہی

آپ کہلوایا خدا نے، کیا سنا، کیا کچھ کہا
ہے یہی منشاء، مرا اس پہ رضا ہے یہی

ہاتھ میں دامنِ نبی ﷺ کا ہو، زباں پہ ہو درود
حشر کے ہنگام میں بھی اپنا منشا ہے یہی

ہر طرف اپنائیت ہے، ہر طرف کیف و سُرور
طیبہ کی گلیوں میں بھی چل پھر کے دیکھا ہے یہی

دل میں یادِ مصطفیٰ ﷺ ہو، لب پہ ذکرِ مصطفیٰ
معصیت کے زخم کا واحد مداوا ہے یہی

حُبِّ آقا ﷺ کے ترانے ہیں زبانوں پہ بہت
ان کی سیرت پہ نہیں چلتے، بکھیڑا ہے یہی

نعتِ سرکارِ جہاں ﷺ میں تر رہا کرتے ہیں سب
مانگنے جاتا ہوں طیبہ میں تو کاسہ ہے یہی

مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کو کر دیتے ہیں قتل
نام کے ایمان والے ہیں، تماشا ہے یہی

سب یہ کہتے ہیں کہ ہے محمود مداحِ نبی ﷺ
اپنی بخشش کے لیے واحد حوالہ ہے یہی

مبذول کرتا ہے اُدھر ان ﷺ کی توجہ
بیکار تو اپنا کوئی آنسو بھی نہیں ہے

بندے تو چلا کرتے ہیں احکامِ نبی ﷺ پہ
پر ہم میں تو بندوں کی سی خوشبو بھی نہیں ہے

یہ کیا ہے کہ ہم نام بھی لیتے ہیں نبی ﷺ کا
اور اشہبِ تقدیر پہ قابو بھی نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کاروانِ مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بچھڑ گیا
قسمت کا اس کی گویا گلستاں اُجڑ گیا

جس سے ہُوا ہے [illegible] سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سامنا
پودا مری عقیدتوں کا جڑ پکڑ گیا

تو لطفِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نظر میں نہ آسکے گا
تشکیک کا جو آنکھ میں کہ تنکا پڑ گیا

حبِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پانی سے محروم جو رہا
پت جھڑ میں زرد پتے کی مانند جھڑ گیا

منزل تھی حفظِ حرمتِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سامنے
عامرؔ بھی جان دینے کی خواہش پہ اڑ گیا

تو نے نظر چُرائی جو نورِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
اُس دن سے پردہ تیری نظر کا سُکڑ گیا

طیبہ میں لے کے آیا ہوں کیا منہ یہ سوچ کر
میں تو زمیں میں فرطِ ندامت سے گڑ گیا

محمودؔ خوش تھا اُمتی سچا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا
سنتے ہی نعت بندۂ دنیا بگڑ گیا

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب عرش و لامکاں کی طرف کو تھا کوئے دید
موسیٰ تو دو قدم بھی نہ چل پائے سوئے دید

ناکامیاب سینا پہ تھی گفتگوئے دید
پھیلی تھی لامکاں پہ مگر مشکبوئے دید

نورانیت فزا نہ تھا پہلے تو روئے دید
والنجم سورہ اس سے ملی ہاؤ ہوئے دید

آثارِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت مجھے بھی ہے
پہنچائے گی مدینے میں یہ جستجوئے دید

تھیں صورتیں تو ویسے بھی دیدار کی بہت
اسرار میں پہ دُنیا سے رکھی آبروئے دید

قوسین کا تھا قُرب ہوئے پھر قریب تر
چشمانِ آئنہ جو رہیں روبروئے دید

آخر کو پوری ہو کے رہے گی مری [illegible]
[illegible] جو ہے ہمیشہ مری آرزوئے دید

محمودؔ جوش پہ تھا یمِ اُنس عرش پر
خواہش تھی طور پہ تو بچے آبجوئے دید

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی اکرم (ﷺ) سے عشق کے سانچے میں جو انساں ڈھلتے ہیں
وہی ہیں، تشنہ لب حشر سے جو بچ نکلتے ہیں
بھروسے پہ حبیبِ رب (ﷺ) کے جو اس پہ چلتے ہیں
وہی تو ہیں جو گرنے سے کہیں پہلے سنبھلتے ہیں
جنہیں نعتِ رسول اللہ (ﷺ) سے وافر نہیں ہوتی
وہی بندے ہیں، جو آخر کفِ افسوس ملتے ہیں
ہمارے دل میں نورِ نعت کم کیسے ہو جاتی
دلوں میں دیپ آقا (ﷺ) کے لیے ہر وقت جلتے ہیں
وہ ہیں بدبخت اس در سے جنہیں ٹکڑا نہیں ملتا
وہ خوش قسمت ہیں جو سرکار (ﷺ) کے ٹکڑوں پہ پلتے ہیں
کبھی دیکھا ہے [illegible] وفا اہلِ محبت میں
مدینے کی زیارت کے لیے بندے مچلتے ہیں
گوارا کرتے ہیں ان کو نہ کہنا اور نہ سننا ہی
ہمیں ظہیرِ نبی (ﷺ) کی مدح میں اشعار لکھتے ہیں
بہار آئی ہی رہتی ہے بفضلہ مرے گھر میں
فقیر حبِ رسول اللہ (ﷺ) کے ہر روز پلتے ہیں
مدد مانگے اگر محمود کوئی بچے آقا (ﷺ) سے
غم و اندوہ ٹلتے ہیں، مصائب رخ بدلتے ہیں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب جو معطی ہے سب کا داتا ہے
در نبی (ﷺ) کا انہیں دکھاتا ہے
اس کا طیبہ سے پختہ ناتا ہے
بلبلِ نعت چہچہاتا ہے
جب پیمبر (ﷺ) کے نام پہ کو
دیکھتا ہے تو مسکراتا ہے
طیبہ سے کون اس طرف دیکھے
حسنِ دنیا تو چھب دکھاتا ہے
جو ہو سرور (ﷺ) کا امتی سچا
جان و مال آپ پہ لٹاتا ہے
جو چلا راہِ اس آقا (ﷺ) میں
کب قدم اس کا لڑکھڑاتا ہے
جب میں خُلقِ نبی (ﷺ) کی بات کروں
ہاتھ اک پشت تھپتھپاتا ہے
لب پہ محمود نعت کے صدقے
حسنِ تقدیر جگمگاتا ہے

❁❁❁❁❁

ماہنامہ نعت لاہور ۔ جون 2010ء لفظ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہہ ڈال بڑے تو کیوں نہ میں نام حضور ﷺ لوں
عاصی جو ہوں تو مداح سرکار ﷺ بھی تو ہوں
جنت میں سب یہ رستے جیسے جائیں گشت و خوں
تو امتی حضور ﷺ کے کہلا رہے ہیں کیوں
یہ چاہتا ہوں مسجد سرکار ﷺ میں مروں
فرزانگی کہو یا کہو ہے ہر جنوں
جو شخص امتی ہے رسول کریم ﷺ کا
پاسِ حدیث تو نہ کرے گا چرا و چوں
یادِ نبی ﷺ ہے وجہ طمانیت قلوب
ذکرِ نبی ﷺ کرو تو ملے گا تمہیں سکوں
سب اور دماغ تک نہیں محدود نعت کی
یہ محو گفتگو ہے مرا جذبِ اندروں
جوں جوں پڑھا کلام خدائے جلیل کا
حبِّ رسول پاک و مکرم ﷺ ہوئی فزوں
محمودؔ میرا سر نہ کبھی پھر جھکا کہیں
پیش نمو جو رہا تھا میں سرنگوں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا جسے سرکار ﷺ نے رحمت کی نظر سے
خدشہ نہیں اس شخص کو محشر کے ضرر سے
ماں باپ کو پیارا ہے محب جو ہے نبی ﷺ کا
آقا ﷺ سے محبت کا سبق سیکھا ہے گھر سے
ظلمت کا گزر شہر پیمبر ﷺ میں ہے ممنوع
ضو بار زیادہ ہے شب طیبہ سحر سے
خدام ہیں جس در کے بھی جنّ و ملک
کب سے ہے مرے سر کو تعلق اسی در سے
پھر بھی مجھے سرکار ﷺ بلاتے رہے طیبہ
کرتا بھی رہا قطع نظر رخت سفر سے
سرمایہ ملا حبّ پیمبر ﷺ کا زباں میں
آنکھوں کا نہ دل کا ہے علاقہ کوئی زر سے
آقا ﷺ کا کرم ہے کہ میں ہوں نعت کا خادم
اپنا ہے تعلق نہ سخن سے نہ ہنر سے
انگلی کا مری سمت بھی ہو جائے اشارہ
معروضہ یہ محمودؔ نے سیکھا ہے قمر سے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دہن میں ذکرِ پیمبر (ﷺ) کا خزانہ چاہیے
مدحتِ سرکار (ﷺ) کا لب پر ترانہ چاہیے

شہرِ آقا (ﷺ) میں ہمیں ہر سال جانا چاہیے
اور بقیعِ پاک میں آخر ٹھکانا چاہیے

سرورِ کونین (ﷺ) سے کچھ مانگنے کے واسطے
عرضداشت اپنی ہمیشہ عاجزانہ چاہیے

چاہیے ہونٹوں پہ تذکارِ حبیبِ کبریا (ﷺ)
یادِ طیبہ کو دماغوں میں بسانا چاہیے

شاعروں کو خالقِ کونین کی توفیق سے
دولتِ حُبِّ رسولِ حق (ﷺ) لُٹانا چاہیے

یہ شبانہ روز آتی ہیں صدائیں غیب سے
بلبلِ طیبہ کو ہر دم چہچہانا چاہیے

ذوق اپنا تو شناسائے جدیدیت نہیں
نعت میں اسلوب ہم کو تو پرانا چاہیے

مغفرت محمودؔ حقیر کی بھی کچھ مشکل نہیں
رحمتِ سرکار (ﷺ) کو تو بس بہانہ چاہیے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) آشنا ہوں سے ہوں میں زیبائے درد و غم
سر پہ ہے دھوپ پاؤں میں صحرائے درد و غم

ہجرِ دیارِ آقا (ﷺ) سے یہ حال ہو گیا
میں غوطہ زن ہوں اور ہے دریائے درد و غم

احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ عمل جب نہیں کیا
اپنے سروں پہ پھر نہ کیوں چھائے درد و غم

جب پیرویِ آقا و مولا (ﷺ) نہ کی تو پھر
قرطاس پہ رقم ہوئی انشائے درد و غم

چہرے کی زردیاں ہیں مدینے سے دوریاں
میں چاہتا تو ہوں کہ ہو اخفائے درد و غم

ہے دوریِ مدینہ تو دیکھے ہیں لوگ
مجبوریوں کے خواب میں رؤیائے درد و غم

جامِ طہور کرتے ہیں سرور (ﷺ) انہیں عطا
پیتے رہے تھے لوگ جو صہبائے درد و غم

اقلیمِ نعت کے ہوئے جب سے ہیں راہی
محمودؔ ہم سے دور ہے دنیائے درد و غم

❁❁❁❁❁

1988 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	محمد باری اشتیاق
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول ﷺ (اول)
اپریل	اردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول ﷺ (دوم)
جون	اردو کے صاحب کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعت قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (اول)
نومبر	میلاد النبی ﷺ (دوم)
دسمبر	میلاد النبی ﷺ (سوم)

1989 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلام ضیاء القادری (اول)
اگست	کلام ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

1990 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	[illegible] کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

1991 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ سہرے
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکر میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبال کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

1992 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	نعتیہ رباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر/دسمبر	سفرِ سعادت، منزلِ محبت (اشاعت خصوصی)

1993 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے [illegible]
جون	[illegible] لکھنوی کی نعت
جولائی/اگست	تضمین جامی اور [illegible] (اشاعت خصوصی)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

1994 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	[illegible] اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	[illegible] کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علیٰ نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	حضور ﷺ کی عادات کریمہ
فروری	[illegible]
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی/اگست	خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
دسمبر	انتخاب نعت

1996ء کے خاص نمبر

جنوری	لطف بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (ہفتم)
مارچ اپریل	اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
مئی	سیرت مصطفیٰ ﷺ
جون	سرکار ﷺ دی سیرت
جولائی	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہور قدسی
ستمبر اکتوبر	اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
نومبر	مجھے ان ﷺ سے پیار ہے
دسمبر	ضلع اٹک کے نعت گو

1997ء کے خاص نمبر

جنوری	شہر کرم (مصطفیٰ ﷺ کی)
فروری	نعت ہی نعت (ہشتم)
مارچ	جوہر کی ....
اپریل	جوہر میرٹھی کی نعت
مئی	حضور ﷺ دا عورتاں نال سلوک
جون	دربار رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلوی کی نعت
اگست	مدیح سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تجلیات احسان جنیت کی نعت
نومبر	اُردو نعت اور عساکر پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998ء کے خاص نمبر

جنوری	نزول وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اُردو نعت گو شعرا
مارچ	خصائص نعت
اپریل	نعت ہی نعت (نہم)
مئی	ہجرت حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء
ستمبر اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	حی علی الصلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

1999ء کے خاص نمبر

جنوری	کراچی کے شعرائے نعت
فروری	حفیظ فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گوئی
جولائی اگست	تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)
ستمبر	محسنات نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	اسیر جتائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2000ء کے خاص نمبر

جنوری	اعزاز یافتہ صحابہؓ
فروری	سراج منیر
مارچ	سرزمین نعت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی
مئی جون	شعب ابی طالب (اشاعت خصوصی)
جولائی	نور نبی ﷺ دیاں کرناں
اگست	نعت ہی نعت (۱۱واں حصہ)
ستمبر اکتوبر	تحقیق اسریٰ (اشاعت خصوصی)
نومبر	عرفانِ نعت
دسمبر	سندھ کے نعت گو

2001ء کے خاص نمبر

جنوری	مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت
فروری	فروعاتِ نعت
مارچ	مضامین نعت
اپریل	بیعت عقبہ
مئی	نعت
جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	ساڈے آقا سائیں ﷺ
اگست	سلام اور درود
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ)
اکتوبر	سلام ضیا (حصہ اول)
نومبر	کتاب نعت
دسمبر	راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002ء کے خاص نمبر

جنوری	اشعارِ نعت
فروری مارچ	سلام ضیا
اپریل مئی	نعت ہی نعت (۱۳واں حصہ)
جون	اوراقِ نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۴واں حصہ)
اگست	عربی نعت
ستمبر	مدحت سرور ﷺ
اکتوبر نومبر	عرفانِ نعت (اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیارِ نعت

2003ء کے خاص نمبر

جنوری فروری	حمد خالق (اشاعت خصوصی)
مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
اپریل مئی	تضمینِ نعت (اشاعت خصوصی)
جون	صباحِ نعت
جولائی	طرحی تضمین (اول)
اگست ستمبر	طرحی تضمین (دوم) (اشاعت خصوصی)
اکتوبر نومبر	اہتمامِ نعت
دسمبر	طرحی تضمین (سوم)

2004 کے خاص نمبر

جنوری — رواکفِ نعت
فروری — شعاعِ نعت
مارچ — دیوانِ نعت
اپریل — منتشراتِ نعت
مئی جون — طرحی نعتیں (چہارم)
تجلیاتِ نعت
جولائی — طرحی نعتیں (پنجم)
اگست — وارداتِ نعت
ستمبر اکتوبر — طرحی نعتیں (ششم)
(اشاعتِ خصوصی)
نومبر — بیانِ نعت
دسمبر — بینائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری — عرشِ نعت
فروری — مولانا ظفر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ — "راوی" میں حمد و نعت
اپریل — التفاتِ نعت
مئی — طرحی نعتیں (ہفتم)
جون — (اشاعتِ خصوصی)
جولائی — عنایتِ نعت
اگست — مرقعِ نعت
ستمبر — طرحی نعتیں (ہشتم)
اکتوبر نومبر — طرحی نعتیں (حصہ نہم)
دسمبر — نیازِ نعت

2006 کے خاص نمبر

جنوری — گلستانِ نعت
فروری — نعت ہی نعت (چودھواں حصہ)
مارچ اپریل — طرحی نعتیں (حصہ دہم)
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (حصہ دوم)
مئی — سرودِ نعت
جون جولائی
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)
اگست — نعت ہی نعت (۱۶واں حصہ)
ستمبر اکتوبر
(اشاعتِ خصوصی) — قاضی عبدالرحمٰن چھوٹا شہیدؒ
نومبر — چاشنیِ نعت
دسمبر — صدائے نعت

2007 کے خاص نمبر

جنوری — شہابِ نعت
فروری — طرحی نعتیں (۱۲واں حصہ)
مارچ اپریل
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (۱۳واں حصہ)
مئی — رواکفِ نعت (حصہ دوم)
جون جولائی
(اشاعتِ خصوصی) — فدا حسین فدا کی نعتیہ شاعری
اگست ستمبر
(اشاعتِ خصوصی) — نعوتِ حجیم
اکتوبر — متاعِ نعت
نومبر دسمبر
(اشاعتِ خصوصی)
طرحی نعتیں (۱۴واں حصہ)

2008 کے خاص نمبر

جنوری — طرحی نعتیں
فروری مارچ
اشاعتِ خصوصی — طرحی نعتیں (۱۶واں حصہ)
اپریل — طرحی نعتیں (۱۷واں حصہ)
مئی — تذکیلِ نعت
جون — طرحی نعتیں (۱۸واں حصہ)
جولائی — ذوقِ نعت
اگست ستمبر
(اشاعتِ خصوصی) — تقاضائے شہرِ دیں
اکتوبر — نقوشِ نعت
نومبر — طرحی نعتیں (۱۹واں حصہ)
دسمبر — طرحی نعتیں (۲۰واں حصہ)

2009 کے خاص نمبر

جنوری — [illegible] نعت
فروری مارچ
(اشاعتِ خصوصی) — نعت میں ذکرِ [illegible] ﷺ
اپریل — مشعلِ نعت
مئی — مدحتِ سراپائے اقدس
جون — کہکشانِ نعت
جولائی — جہاتِ سیرتِ حضور ﷺ
اگست — اقلیمِ "عشق" کے چند پہلو
ستمبر — ختمِ نبوت اور [illegible] ختمِ نبوت
اکتوبر — انوارِ نعت
نومبر دسمبر
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (۲۱واں حصہ)

2010 کے خاص نمبر

جنوری	مسرور کیفی کی نعت گوئی	فروری	حدیثِ حمد و نعت
مارچ	نعت و دعا	اپریل	نگارشاتِ نعت
مئی	کلامِ نعت	جون	دفترِ نعت

2010 کے طرحی مصرعے

۳ جولائی — "[illegible] ہے ذات میں مرے تاثیر نہیں ہے" (ناصر [illegible] جولائی ۲۰۰۸)
۷ اگست — "اک عالم انوار ہے اور [illegible] جبریل" ([illegible] اگست [illegible])
۸ ستمبر — "جب تک ہے تن بدن میں [illegible] جان تن میں" ([illegible] ستمبر ۲۰۰۹)
۹ اکتوبر — "[illegible] حسین بھی [illegible] کہئے" ([illegible] ۱۹۹۵)
۱۰ نومبر — "یہ قرآن خدا [illegible] یہ قرآن کہتا ہے" ([illegible] ۱۹۸۱)
۱۱ دسمبر — "[illegible] کے سب [illegible] آشیانہ ہے" (محمد [illegible] دسمبر ۲۰۰۶)

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل

کے ماہانہ طرحی و غیر طرحی حمدیہ و نعتیہ {اردو، پنجابی} مشاعرے

جون سے مشاعروں کا دائرہ غیر طرحی اُردو، پنجابی نعتوں تک بڑھا دیا گیا ہے

5 جون 2010ء بعد نمازِ مغرب چوپال (ناصر باغ) لاہور میں

پہلا دور : غیر طرحی حمدیہ و نعتیہ پنجابی مشاعرہ دوسرا دور : غیر طرحی حمدیہ و نعتیہ اُردو مشاعرہ

تیسرا دور : طرحی حمدیہ و نعتیہ اُردو مشاعرہ

مصرعِ طرح: ''رحمت للعالمین ان کو کہا اللہ نے'' (لطیف اثر)

☆ مشاعرہ پڑھنے یا سننے کے لیے باوضو تشریف لائیں۔

☆ بیرونِ لاہور کے شعرائے نعت کسی بھی مشاعرے پر لاہور تشریف لا رہے ہوں تو پہلے اطلاع دے دیں۔ تشریف نہ لا رہے ہوں تو اپنی طرحی حمد اور/یا نعت ڈاک سے بھیج دیں (جو مشاعرے میں پڑھی جائیں گی اور بعد میں ماہنامہ ''نعت'' میں چھپیں گی)

☆ مصرعِ طرح کے کسی بھی لفظ کو قافیہ یا ردیف بنایا جا سکتا ہے۔ کلام غیر مردف بھی ہو سکتا ہے۔

متمنی شرکت: **راجا رشید محمود**

چیئرمین ''سید ہجویرؒ نعت کونسل'' / مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور

(اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور)

042-37463684

0 313 - 66 92 53 0

شہید، اصحابِ بدر، اللہ، محمد، احمد، شہید

Monthly
"NAAT"
Lahore
CPL 214

چیخ کر ان کو پکارو تم نہ تم آواز دو
پست آواز میں رکھو سرکار ﷺ کی آواز سے
احترامِ سرور ﷺ دو جہاں کے گوش میں
کبریا جل جلالہ نے ذکر فرمایا ہے خاص انداز سے

راجا رشید محمود